مولانا شبیر احمد نورانی صاحب
استاذ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی

حسن خاتمہ کی علامات

شارع حکیم نے اچھے اور عمدہ خاتمے کی نشانیاں واضح طور پر بتادی ہیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی نصیب فرمائے اگر مرنے والے میں کوئی بھی نشانی پائی جائے تو خوشخبری سے کم نہیں۔

(۱) آخری سانسوں کے ساتھ ہی کلمۂ توحید کی ادائیگی اس سے متعلق متعدد احادیث "الاصل" میں درج ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

" من کان آخر کلامه لا إله إلا الله دخل الجنة " [1]

جس نے آخری بات" لا إله إلا الله "کہی جنت میں داخل ہوگیا۔

(۲) موت کے وقت پیشانی پر پسینہ آنا۔ حضرت بریدہ بن الخصیب بیان کرتے ہیں کہ:

أنه كانَ بخراسان ، فعاد أخاً له وهو مريض، فوجده بللوت ، وإذا هو بعرق جبينه ، فقال : الله أكبر ، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:

"موت المؤمن بعرق الجبين" [2]

وہ خراسان میں تھے، اور اپنے بیمار بھائی کی عیادت کو گئے۔ وہ موت وحیات کی کشمکش میں تھا، دیکھا تو اس کی پیشانی پسینے سے شرابور تھی۔ آپ نے کہا" اللہ اکبر" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ:

" مومن کو موت کے وقت پیشانی پر پسینہ ہوتا ہے"۔

(۳) جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن موت آنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

"ما من مسلم يموت يوم الجمعة أو ليلة الجمعة إلا وقاه الله فتنة القبر" [3]

"جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو اللہ تعالیٰ اسے فتنۂ قبر سے محفوظ کر دیتا ہے"

---

[1] مستدرک حاکم۔ کتاب الجنائز۔ باب من کان آخر کلامه لا اله الا الله دخل الجنة"

[2] مسند امام احمد، ج ۵، ص ۳۵۷، سنن النسائی، کتاب الجنائز باب موت المؤمن، سند بالکل صحیح ہے۔

[3] سنن الترمذی کتاب الجنائز، باب ماجاء فیمن مات یوم الجمعة۔
مسند امام احمد ج ۲، ص ۱۶۹ - ۱۷۶ - ۲۲۰ - کئی سندوں کی وجہ سے حدیث قابل اعتماد ہے۔

[4] میدانِ جہاد میں شہادت اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ۔

وَلا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً بل احیاءٌ عند ربھم یرزقون فرحین بما اٰتٰھم اللہ من فضلہٖ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون ۝ یستبشرون بنعمۃ من اللہ وفضلٍ وان اللہ لا یضیع اجر المؤمنین

ترجمہ:۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھو وہ تو درحقیقت میں زندہ ہیں ۔ اپنے رب کے پاس رزق پارہے ہیں ۔ جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اس پر خوش و خرم ہیں ۔ اور مطمئن ہیں کہ جو اہلِ ایمان ان کے پیچھے دنیا میں رہ گئے ہیں اور ابھی وہاں نہیں پہنچے ہیں ان کے لیے بھی کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے وہ اللہ کے انعام اور اس کے فضل پر شاداں و فرحاں ہیں اور ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ ؎

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

"للشھید عند اللہ ست خصال: یغفر لہ فی أول دفعۃ من دمہ، ویری مقعدہ من الجنۃ، ویجار من عذاب القبر، ویأمن الفزع الأکبر، ویحلی حلیۃ الإیمان ویزوج من الحور العین ویشفع فی سبعین إنساناً من أقاربہ" ؎۲

اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کے لیے چھ خصوصیتیں ہیں ۔

۱ ۔ پہلا قطرہ گرتے ہی بخشش ہو جاتی ہے ۔ ۲ ۔ جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے ۔
۳ ۔ قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا ۔ ۴ ۔ زیورِ ایمان سے آراستہ کر دیا جائے گا ۔
۵ ۔ خوبصورت آنکھوں والی حور سے نکاح ہوگا ۔ ۶ ۔ ستر قریبی رشتہ داروں کے حق میں اس کی شفاعت (سفارش) قبول ہوگی ۔

(۵) فی سبیل اللہ مجاہد کی موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ۔

"ما تعدون الشھید فیکم؟ قالوا: یا رسول اللہ من قتل فی سبیل اللہ فھو شھید، قال: إن شھداء امتی إذاً لقلیل" قالوا فمن ھم یا رسول اللہ؟ قال من قتل فی سبیل اللہ فھو شھید ومن مات فی سبیل اللہ فھو شھید، ومن مات فی الطاعون فھو شھید، ومن مات فی البطن[1] فھو شھید، والغریق شھید" ؎۳

---

(۱) سورت آلِ عمران آیت ۱۶۹، ۱۷۱

(۲) سنن الترمذی، کتاب فضائل الجھاد، باب ثواب الشھید۔ سنن ابنِ ماجہ، کتاب الجھاد، باب فضل الشھادۃ فی سبیل اللہ سند بالکل صحیح ہے ۔

(۳) صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب بیان الشھداء ۔

"تم شہید کسے شمار کرتے ہو؟ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے قتل ہو جائیں وہ شہید ہیں " آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تب تو میری امت کے شہداء کی تعداد کم ہوگی" صحابہ کرام نے تفصیل پوچھتے ہوئے عرض کیا! کن کن لوگوں کا شمار شہداء میں ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " جو اللہ کی راہ میں مرگیا وہ بھی شہید، جو راہ جہاد میں قتل ہوا وہ بھی شہید، جو طاعون کی بیماری سے مرا وہ بھی شہید، جو پیٹ کی بیماری سے مرا وہ بھی شہید، اور غرق ہونے والا بھی شہید ہے"

(۶) مرض طاعون کی وجہ سے موت آنا، اس باب میں کئی احادیث ہیں ان میں سے ایک میں آپؐ نے فرمایا۔ " الطاعون شهادة لكل مسلم" [۱]

طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے"

(۷) پیٹ کی بیماری سے موت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

ومن مات في البطن فهو شهيد [۲]

(۸-۹) جو پیٹ کی بیماری سے مرا شہید ہے۔

غرق اور ملبے کے نیچے دبنے سے موت واقع ہونا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ۔

الشهداء خمسة، المطعون، والمبطون، والغرق، وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله [۳]

شہید پانچ قسم کے ہیں طاعون کی بیماری سے مرنے والا۔ پیٹ کی بیماری سے، غرق ہونے والا ملبے کے نیچے دب کر مرنے والا۔ اور جہاد فی سبیل اللہ کے دوران شہید"

(۱۰) بچے کی ولادت کے بعد عورت کا حالت نفاس میں مرنا حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ۔

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد عبدالله بن رواحة، قال، فما تحوّز له عن فراشه، فقال: أتدري من شهداء أمتي؟ قالوا: قتل المسلم شهادة، قال، "إن شهداء أمتي لذا لقليل، قتل المسلم شهادة، والطاعون شهادة، والمرأة يقتلها ولدها جمعاء شهادة، (يجرها ولدها بسرره إلى الجنة)" [۴]

(جاری ہے)

---

[۱] صحیح بخاری، کتاب الطب، باب مایذکر من الطاعون۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب بیان الشہداء

[۲] صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب بیان الشہداء

[۳] صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب بیان الشہداء

[۴] مسند امام احمد ج ۴ ص ۲۰۱۔ ج ۵، ص ۳۲۳ سند صحیح ہے۔